رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۳ | مورخہ ۹ رمضان ۱۳۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق ۶ دسمبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۳۴

لاہور میں افسوسناک فرقہ وارانہ فسادات

اہالیانِ پنجاب کے لئے نہایت شرمناک نظارہ

مسجد شہید گنج کے انہدام کے نہایت ہی رنجیدہ حادثہ کی وجہ سے جبکہ سکھ صاحبان بغیر کسی قسم کا نقصان اٹھائے مسلمانوں کو ممنونِ احسان بنا سکتے تھے۔ جو کشیدگی پیدا ہوئی تھی۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ ابھی تک وُہ کم نہیں ہوئی۔ بلکہ اس میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ پنجاب کونسل میں پچھلے دنوں ان چند حادثاتِ قتل کے متعلق جن میں بعض سکھ مجروح یا مقتول ہُوئے۔ اور جو انفرادی واقعات تھے۔ حکومت نے سکھوں کو بحث کرنے کی اجازت دے کر ایسا موقعہ پیدا کیا تھا۔ کہ باشندگانِ پنجاب کے نمائندے ایک دوسرے پر اپنے خیالات کا اظہار کر کے فرقہ وارانہ کشیدگی کو دور کرنے کی کوئی صورت پیدا کر سکیں اس وقت جہاں ہندو اور سکھ ارکانِ کونسل نے حادثاتِ قتل کو انفرادی حیثیت سے نکال کر عام مسلمانوں کی سازش کا نتیجہ قرار دینے کی کوشش کی۔ وہاں مسلمان ارکان نے اس قسم کے حادثات کی پُورے زور کے ساتھ مذمت کی۔ اور یقین دلایا۔ کہ مسلمان بحیثیت قوم نہ تو اس قسم کے افعال کو جائز سمجھتے ہیں۔ اور نہ ان کا ارتکاب کرنیوالوں سے انہیں کوئی ہمدردی ہے۔ اس موقعہ پر حکومت کے نمائندہ نے بھی پوری ذمہ واری کے ساتھ اعلان کیا۔ کہ "واقعات کی تحقیقات کے بعد گورنمنٹ اس نتیجہ پر پہونچی ہے۔ کہ ان قتلوں کی تہ میں کوئی سازش نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی باقاعدہ پارٹی اس کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے"

ان حالات میں چاہئیے تو یہ تھا۔ کہ سکھوں اور مسلمانوں کی کشیدگی کو کم کرنے کے لئے تینوں اقوام کے ذمہ وار لیڈر متحدہ طور پر کوئی عملی کوشش کرتے۔ اور فرقہ وارانہ آگ کو اپنے تدبر اور دُور اندیشی سے فرو کر کے اہلِ ملک کو ممنونِ احسان بناتے لیکن اس موقعہ پر بھی اہلِ پنجاب کی بدقسمتی نے ان کا پیچھا نہ چھوڑا۔ اور سکھوں اور ہندوؤں نے لاہور میں ایک ایسا جلوس نکالنے کی تیاریاں شروع کر دیں جس کا اثر باہمی تعلقات پر نہایت ناگوار پڑ سکتا تھا۔ چنانچہ پڑا۔ جلوس کی جس رنگ میں اور جن حالات میں تیاری کی گئی اس سے حکومت کو بھی فرقہ وارانہ فسادات کا سخت خطرہ پیدا ہو گیا۔ اور اس نے حفاظتی سامان مہیا کرنے شروع کر دیئے۔ معلوم ہوتا ہے سکھوں اور ہندوؤں کو بھی فساد کا خدشہ ضرور تھا۔ کیونکہ جلوس کی تیاریوں کے ساتھ انہوں نے یہ بھی تحریک کی۔ کہ اس دن تمام ہندو اور سکھ مکمل ہڑتال کریں۔ اور ان کی کوئی دوکان کھلی نہ رہے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ ۳۰ر نومبر کو بعد دوپہر جب جلوس نکلا۔ تو تمام بازاروں میں ہندوؤں اور سکھوں نے اپنی دوکانیں بند کر دیں۔ یہ بھی معلوم ہُوا ہے۔ کہ کئی دن پہلے ایسی تقریریں کی گئیں۔ جن میں اشتعال پایا جاتا تھا۔ خود جلوس کی ہیئت بھی ظاہر کرتی تھی۔ کہ اس کی غرض اصلاحِ تعلقات کے بالکل خلاف ہے۔ بیرونجات سے مسلح جتھوں کا منگانا۔ تلواروں اور لاٹھیوں سے مسلح ہونا۔ اشتعال انگیز نعرے لگانا۔ مسلمانوں کی آبادی میں غیر معمولی حرکات کرنا۔ مسلمانوں کو مخاطب کر کے دل آزار کلمات استعمال کرنا۔ سب اس قسم کی باتیں تھیں۔ جو فساد اور بد امنی کو دعوت دینے والی تھیں۔ اور آخر بدامنی رونما ہُوئی۔ جلوس کے دوران میں بھی ایک موقعہ پر مارپیٹ شروع ہو گئی۔ جس میں کئی لوگ زخمی ہُوئے۔ اور بعض دوکانوں کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ لیکن دوسرے دن فسادات نے نہایت بھیانک شکل اختیار کر لی۔ اور جوش جنون میں ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں نے ایک دوسرے پر قاتلانہ حملے کرنے شروع کر دیئے۔ جن میں سے بعض تو مہلک ثابت ہُوئے اور بعض کو شدید اور خفیف زخم آئے۔ آخر حکومت کو سخت قوانین نافذ کرنے پڑے پولیس اور فوج کی طاقت مسلط کر دی گئی اور اس طرح ایک بار پھر ثابت ہو گیا۔ کہ پنجاب کے کسی دُور افتادہ اور تہذیب و تمدن سے بے بہرہ حصہ میں نہیں۔ بلکہ خاص پایۂ تخت میں بھی ہندو سکھ اور مسلمان اکٹھے مل کر رہتے ایک دُوسرے کی جان و مال کو نقصان نہ پہونچانے اور ایک دوسرے کی دل آزاری نہ کرنے کے لئے اس بات کے محتاج ہیں۔ کہ عام ملکی قوانین ہی نہیں بلکہ ہنگامی سخت قوانین کی زنجیروں میں جکڑ کر بے دست و پا بنا دیئے جائیں۔

ذرا ٹھنڈے دل سے غور فرمائیے۔ ہر اس شخص کے لئے جو خواہ ہندو ہو۔ یا سکھ۔ یا مسلمان اور جو یہ دعوےٰ رکھتا ہے۔ کہ کسی پر ظلم کرنا کسی کو نقصان پہونچانا کسی کی دل آزاری کرنا اس کے مذہب میں جائز نہیں۔ یہ صورتِ حالات کس قدر شرمناک اور کتنی رنج افزا ہے۔ کہ بغیر کسی قصور اور بغیر کسی جُرم کے محض اس لئے ایک دوسرے کو قتل کرنے اور نقصان پہنچانے کی کوشش کی جائے۔ کہ فلاں مسلمان ہے۔ فلاں سکھ ہے اور فلاں ہندو ہے۔ کیا اس طرح کوئی شخص بھی امن کی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اپنی جان و مال اور عزت و آبرو کو محفوظ سمجھ سکتا ہے۔ اور جن لوگوں کی یہ حالت ہو وُہ مہذب دُنیا میں منہ دکھانے کے قابل بن سکتے ہیں۔

پنجاب کے ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ وُہ کتنی بڑی نادانی کے مرتکب ہو رہے ہیں اور دیکھنا چاہیئے۔ اپنے ہاتھوں کس طرح اپنی غلامی اور نکبت کی زنجیروں کو کس رہے ہیں۔ ہمیں سب سے زیادہ افسوس ان لیڈروں پر ہے۔ جن کا دعوےٰ تو یہ ہے کہ وُہ ہندوستان کو آزاد کرانا چاہتے ہیں۔ ہندوستان کو دنیا کے مہذب ترین ممالک کے پہلو بہ پہلو کھڑا دیکھنا چاہتے ہیں اہلِ ہند کی غلامی کی زنجیروں کو کاٹے بغیر دم نہیں لینا چاہتے

اخبار احمدیہ

تلاش گمشدہ (۱) رحیم خان عمر گیارہ سال پسر مستری اللہ دین قادیان ایک ہفتہ سے گم ہے۔ بٹالہ امرتسر لاہور کے دوست خیال رکھیں۔ مل جائے تو قادیان بھجوادیں۔ مستری محمد صادق (۲) میرا لڑکا عزیز عرف نذیر کہیں روزگار کی تلاش کے لئے گھر سے نکل گیا تھا۔ سنا ہے کسی احمدی بھائی کی دوکان پر منٹگمری یا لاہور میں ہے اگر کسی احمدی بھائی کو ملے۔ تو جلسہ پر اسے قادیان لے آئے۔ قد چھوٹا رنگ گندمی دانت ذرا اونچے ران پر پھوڑے کا نشان ہے۔ بیگم والدہ رحمت چپڑاسی دفتر الفضل قادیان ؛

درخواست ہائے دعا (۱) میرا چھوٹا بھائی خورشید احمد کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ اور ابھی تک کلی طور پر صحت نہیں ہوئی۔ احباب اس کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار بشارت احمد متعلم میڈیکل سکول امرتسر (۲) ہم بعض مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب ان سے رہائی کے لئے دعا کریں ؛ خاکساران محمد سعید و محمد شفیع ناگپور ؛

اعلانات نکاح (۱) امینہ بیگم صاحبہ بنت حافظ محمد امین صاحب مہاجر قادیان کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر مسٹر نور الدین پسر ڈاکٹر گوہر الدین صاحب کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۱ نومبر ۱۹۳۵ء بعد نماز ظہر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ عبدالرحیم نیر پرائیویٹ سکرٹری (۲) ۲۶ اکتوبر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نبی بیگم صاحبہ بنت میاں برہان الدین صاحب مرحوم کیمبل پوری کا نکاح میاں محمد صاحب پسر میاں نیک محمد صاحب مرحوم سے بعوض ایک سو روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو مبارک کرے۔ خاکسار عطاء الرحمان کلرک قادیان (۳) ۱۰ نومبر محمد عمر صاحب پسر حکیم محمد بخش صاحب مرحوم کیمبل پوری کا نکاح عنایت بیگم صاحبہ بنت خواجہ محمد شریف صاحب سے بعوض مبلغ آٹھ سو روپیہ مہر مولوی عبدالصبوح صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے بابرکت کرے خاکسار احمد اللہ خان از ایبٹ آباد (۴) ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو میاں عبدالرشید صاحب ولد میاں اللہ دین صاحب سوداگر چوب جہلم کا نکاح مسماۃ سردار بیگم صاحبہ بنت مستری محمد الدین صاحب کے ساتھ بعوض پانچ سو روپیہ مہر مولوی محمد شریف صاحب مبلغ نے پڑھا۔ خاکسار غلام محمد (۵) ۲۴ نومبر ۱۹۳۵ء میاں محمد الیاس صاحب کا نکاح مبلغ ۱۹۲ روپیہ مہر پر حافظ مختار احمد میاں صاحب شاہجہانپوری نے طاہرہ خاتون بنت عبدالعزیز صاحب سے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ اس عقد کو بابرکت کرے۔ آمین محمد یونس شاہدانہ (بریلی)

ولادت (۱) ۲۵ شعبان خواجہ ثناء اللہ صاحب تاجر بانڈی پور کے ہاں فرزند تولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے عبدالغفار بانڈی پور کشمیر (۲) ۷ نومبر مولوی غلام مصطفےٰ صاحب مولوی فاضل کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے عبدالماجد نام رکھا۔ احباب درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالرحمٰن مولوی فاضل (۳) محمد عبداللہ صاحب ساکن منگوے ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے حبیب اللہ نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد اسحٰق کارکن تحریک جدید قادیان

دعائے مغفرت (۱) مسمی خوشحال خان صاحب جمشید پور میں فوت ہوگئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں خاکسار رحمت اللہ جمشید پور (۲) ماسٹر غلام محمد صاحب انگلش ٹیچر چک ۷۰ گ ب ضلع شیخوپورہ ۱۷-۱۸ نومبر ۱۹۳۵ء کی درمیانی شب فوت ہوگئے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار عبدالرحیم قادیان (۳) میرا بڑا لڑکا عبدالقدیر خاں مورخہ ۹ نومبر وفات پاگیا ہے احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار عبدالحیٔ خاں پوسٹ ماسٹر کانگڑہ (۴) سید بوٹے شاہ صاحب ساکن چک نمبر ۹۹ شمالی ضلع شاہ پور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی تھے۔ ۲۰ نومبر کو وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار رحمت اللہ چک ۹۹ شمالی ضلع شاہ پور

چیف جسٹس عدالت عالیہ لاہور نے انصاف کا حق ادا کردیا

دو بے قصور نوجوانوں کی جانیں بچالیں

ناظرین اخبار کو معلوم ہے۔ کہ لودہراں کے ایک احمدی بھائی منشی نواب خان صاحب کے دو نوجوان لڑکے عاشق محمد خاں اور صادق محمد خاں قتل کے ایک مقدمہ میں ماخوذ کرلئے گئے تھے۔ اور باوجود اپنی طرف سے ان کو بے قصور ثابت کرنے کی پوری کوشش کرنے کے سشن کورٹ سے انہیں موت کی سزا ہوگئی تھی۔ اس موقعہ پر منشی صاحب نے اپنے لڑکوں کی بریت کے لئے نہایت الحاح سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے دعا کی درخواست کی۔ نیز "الفضل" میں بھی ان کی درخواست دعا شائع کی گئی۔ آخر جب اس کی اپیل ہائیکورٹ میں آنریبل سر ڈگلس ینگ چیف جسٹس اور جسٹس منرو کے سامنے پیش ہوئی۔ اور یہ سوال اٹھایا گیا۔ کہ عدالت ماتحت نے موقعہ کا معائنہ نہیں کیا۔ جس کا اس مقدمہ سے خاص تعلق ہے۔ تو چیف جسٹس نے فیصلہ فرمایا کہ وہ بذات خود موقعہ کا معائنہ کریں۔

جب یہ خبر اخبارات میں شائع ہوئی۔ تو جہاں انہوں نے چیف جسٹس کی انصاف گستری کی داد دی۔ وہاں یہ بھی لکھا۔ کہ لاہور ہائی کورٹ میں یہ سب سے پہلی مثال ہے۔ جبکہ چیف جسٹس بذات خود ایک مقدمہ میں موقعہ کا ملاحظہ کرنے کے لئے جائیں گے چنانچہ چیف جسٹس تشریف لے گئے۔ اور موقعہ کا ملاحظہ فرمانے کے بعد ۱۴ نومبر کو انہوں نے دونوں نوجوانوں کو بے قصور پاتے ہوئے بری کردیا ؛

اس طرح جہاں دو قیمتی انسانی جانیں ضائع ہونے سے بچ گئیں۔ وہاں یہ بات بھی روز روشن کی طرح واضح ہوگئی۔ کہ آنریبل چیف جسٹس عدالت عالیہ لاہور مقدمہ کی تہ تک پہونچنے اور مقتضیات انصاف کو ملحوظ رکھنے کے لئے انتہائی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس میں کسی قسم کی ذاتی تکلیف اور مشقت کی ذرا پروا نہیں کرتے۔

اہل پنجاب کو اور خصوصاً مسلمانان پنجاب کو جن کے ہائی کورٹ کے متعلق سابقہ تجربات نہایت تلخ اور ناگوار ہیں۔ اسے اپنی خوش قسمتی سمجھنا چاہیئے کہ عدالت عالیہ لاہور کے چیف جسٹس کی کرسی کو آنریبل سر ڈگلس ینگ جیسا عادل اور انصاف پسند انسان رونق دے رہا ہے ؛

"الفضل" کا تحریک جدید نمبر اور احباب کرام کا فرض

"الفضل" ۲۹ نومبر ۱۹۳۵ء کا تحریک جدید نمبر جماعتوں کے لکھے پڑھے افراد کی تعداد کے مطابق امیر جماعت پریذیڈنٹ یا سکرٹری مال صاحبان کی خدمت میں اس لئے بھیجا جارہا ہے۔ کہ وہ اسے احباب میں تقسیم کردیں۔ تا ہر احمدی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاء مبارک سے باخبر ہوکر دوسرے سال کے چندہ تحریک جدید کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانی کرسکے۔ اس کے علاوہ جمعہ یا اتوار کے دن تمام احمدی مردوں عورتوں اور بچوں کو جمع کرکے یہ پرچہ سنایا جائے۔ اور جو مخلص دوست اپنے گذشتہ سال کے وعدے سے بڑھ کر یا اس کے برابر اس سے اپنی موجودہ مالی طاقت کے موافق کم حصہ لے سکیں۔ ان کے نام فارم چندہ تحریک جدید ۱۹۳۵ء۔۳۶ء میں (جو یہ فارم ارسال کئے جاچکے ہیں) لکھ کر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور ارسال کردیئے جائیں ؛ فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔

حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ناپاک الزام

از مولوی جلال الدین صاحب شمس

(۴)

تکدّرت ماء السابقین وعیننا
الیٰ اٰخر الایام لا تتکدّر

ترجمانِ احرار مجاہد نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس شعر کا یہ ترجمہ کر کے کہ پہلے نبیوں کے پانی خشک ہو گئے۔ لیکن ہمارا چشمہ آخری دنوں تک کبھی خشک نہ ہوگا۔ اعتراض کیا ہے۔ کہ گویا اس شعر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام انبیاء حتےٰ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک چشمہ کے خشک ہو جانے اور صرف اپنے چشمہ کے ہمیشہ جاری رہنے کا دعوےٰ کر کے تمام انبیاء علیہم السلام اور حضور سید المرسلین پر اپنی فضیلت ظاہر کی ہے۔ حالانکہ حضرت اقدس نے خود اس شعر کا جو ترجمہ فرمایا ہے۔ وُہ یہ ہے:-

"دوسروں کے پانی جو امت میں سے تھے۔ خشک ہو گئے۔ مگر ہمارا چشمہ آخری دنوں تک کبھی خشک نہ ہوگا"

اس ترجمہ سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سابقین کے لفظ سے اس امت کے لوگ مراد لئے ہیں۔ تمام انبیاء مراد نہیں لئے۔ اور قرآن مجید کے متعلق تو اسی قصیدہ میں فرماتے ہیں:-

"وواللّٰہ فی القراٰن کل حقیقۃ
واٰیاتہ مقطوعۃ لا تغیّر
معین معین الخلد نور معیننا
ھداہ نمیر الماء لا یتکدّر

بخدا قرآن شریف میں ہر ایک حقیقت ہے۔ اس کی آیتیں قطعی ہیں۔ جو بدلتی نہیں۔ وُہ صاف پانی ہے۔ بہشت کا پانی۔ ہمارے خدا کا نُور ہدایت اس کی صاف زلال ہے۔ مکدر نہیں"

(اعجاز احمدی صفحہ ۵۵)

پس شعر اول کے ترجمہ کی موجودگی میں اور پھر ان دونوں شعروں اور ان کے ترجمہ کی موجودگی میں مخالفین کا یہ نتیجہ نکالنا کہ شعر اول میں "سابقین" سے تمام انبیاء علیہ السلام مراد ہیں۔ کیونکر درست ہو سکتا ہے؟

حضرت سید عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں ؎

افلت شموس الاولین وشمسنا
ابدا علی افق العلیٰ لا تغرب

(مقامات امام ربانی صفحہ ۱۰۴)

اس شعر میں اولین کے سُورج غروب ہو جانے اور اپنے سورج کے ہمیشہ درخشاں رہنے اور کبھی غروب نہ ہونے کا دعوےٰ کیا گیا ہے۔

کیا اس شعر کے لفظِ اولین سے مخالفین تمام نبیوں کو معہ سید نا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مراد لے کر یہ مطلب سمجھتے ہیں۔ کہ حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تمام نبیوں حتےٰ کہ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سُورج کا غروب ہو جانا ظاہر کر کے اپنے سورج کے ہمیشہ درخشاں رہنے کا دعوےٰ کیا ہے۔ اور اس طرح آنجناب نے تمام انبیاء پر اپنی فضیلت ظاہر کی ہے۔ یا وُہ یہ مطلب لیتے ہیں۔ جو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوبات جلد ۳۔ صفحہ ۲۵۲، مکتوب ۱۲۳۔ میں بیان کیا ہے۔ کہ:-

"مراد از شمس آفتاب فیضان و ارشاد است واز افول آں عدم فیضان مذکور وچوں بوجود حضرت شیخ معاملہ کہ با اولین تعلق داشت باو قرار گرفت واو واسطۂ وصول رشد وہدایت گردید۔ چنانچہ پیش از وے اولین بودہ اند ونیز تا معاملہ، توسط فیضان بر پاست بتوسل اوست ناچار راست آمد کہ افلت شموس الاولین الیٰ اٰخرہ"

یعنی شمس سے مراد آفتابِ فیضان و ارشاد ہے۔ اور اس کا غروب ہو جانا فیضان مذکور کا مفقود ہو جانا ہے۔ اور جب وُہ معاملہ جو اولین سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے ذات بابرکات حضرت شیخ پر قرار پکڑا۔ اور آنجناب حصولِ رشد وہدایت کا واسطہ ٹھیرے۔ جیسا کہ آپ سے پیشتر اولین گزرے ہیں۔ اور توسط فیضان کا معاملہ بھی برپا ہے آپ کے توسل سے۔

پس حضرت شیخ کا یہ ارشاد کہ افلت شموس الاولین درست ہُوا۔ یعنی آپ سے پہلے اولیائے امت کے جو فیضان اپنے اپنے زمانوں میں جاری تھے۔ وُہ بند ہو گئے اور چشمہ فیضان حضرت شیخ بہا دیئے گئے۔

پس جو مطلب حضرت شیخ کے شعر کا امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے۔ وہی مطلب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شعر کا ہے۔ اور جو معنے حضرت شیخ کے شعر میں لفظِ اولین کے ہیں۔ وہی معنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شعر میں سابقین کے ہیں اور حضورؑ نے تو اپنے شعر کے لفظ سابقین کے متعلق صاف لفظوں میں فرما بھی دیا ہے کہ "سابقین" سے صرف امت کے لوگ مراد ہیں۔ اور جس چشمہ کے ہمیشہ جاری رہنے کا آپ نے دعوےٰ کیا ہے۔ وُہ وہی چشمہ ہے۔ جس کے متعلق آپ نے فرمایا ہے ؎

ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
یک قطرۂ زبحرِ کمالِ محمدؐ است

بیانِ اہل درد

از جناب حافظ سید مختار احمد صاحب مختار۔ شاہ جہانپوری

(۱)

حضرتِ بسمل نے دی دادِ بیانِ اہل درد
جانے کیا کیا رنگ لائے داستانِ اہل درد
دنگ ہوں بیدرد بھی سن کر بیانِ اہل درد
درد مندوں کے کبھی ہمدرد ہوں گے وُہ مگر
روتے روتے کھو گئے ہوش و خرد صبر و قرار
رفتہ رفتہ دل نشیں ہو جائیں یہ سب تو سہی
دیکھنا ہے حاسدِ بد بیں اگر اپنا مآل
ان کی بیدردی کوئی تازہ ستم ڈھانے کو ہے
کیا زباں بندی سے چھپ جائینگے آثارِ ستم

درد والے ہی سمجھتے ہیں زبانِ اہل درد
گوشِ دل سے وہ اگر سن لیں بیانِ اہل درد
درد میں ڈوبی ہُوئی ہے داستانِ اہل درد
آج تو مشہور ہیں ایذا رسانِ اہل درد
گم ہوا بحری سفر میں کاروانِ اہل درد
اور کچھ دن آپ بیٹھیں درمیانِ اہل درد
اک ذرا میری نظر سے دیکھ شانِ اہل درد
ہوشیار اے قوتِ ضبطِ فغانِ اہل درد
آہِ سرد و چشمِ تر ہیں ترجمانِ اہل درد

مژدہ باد اے شائقینِ درسِ آئینِ وفا
لیجئے مختار پھر ہے مدح خوانِ اہل درد

(۲)

اے تری قدرت یہ تاثیرِ بیانِ اہل درد
چٹکیاں لیتے ہیں الفاظِ بیانِ اہل درد
چاہے جتنا بھی ستائیں دشمنانِ اہل درد
اس کو سمجھے ہیں مگر افسانۂ فرہاد و قیس
سچ ہے اور ان کی غرض ہی کیا جفا و جور سے
پھر عدو پھیلا رہے ہیں جوشِ غیظ و اشتعال
اشک گلگوں سے ہیں بیدردوں کے بھی خسار تر
اوچھے اوچھے وار ہیں تحقیرِ سربازانِ عشق
مے دیا کرتے ہیں ظرفِ مے گساراں دیکھ کر
حیف بیدردوں سے ایسا اتحاد و ارتباط
آپ نورِ رحمِ مجسم ہیں مگر حیرت یہ ہے
دل تصدق سر فدا جاں اس کے قدموں پر نثار

دل پکڑ کر رہ گئے ایذا رسانِ اہل درد
چونک چونک اٹھتے ہیں وُہ سُنکر فغانِ اہل درد
یہ نرالی شان کا ہے امتحانِ اہل درد
آپ سُنیئے تو کسی دن داستانِ اہل درد
دیکھتے ہیں قوتِ ضبطِ فغانِ اہل درد
پھر بھڑک اے شعلۂ سوزِ نہانِ اہل درد
رنگ لائی ہے یہ چشمِ خوں فشانِ اہل درد
چشمِ بد دُور آپ تو ہیں قدر دانِ اہل درد
جور بھی جب ہو تو ہو شایانِ شانِ اہل درد
کس قدر نامہرباں ہیں مہربانِ اہل درد
کوششیں کیسی ہیں پئے ایذائے جانِ اہل درد
فضلِ حق سے جو ہے فخرِ خاندانِ اہل درد

قولِ بسمل ہے بجا اے مختار جس کی شان میں
"پیر ما گردید یاران نوجوانِ اہل درد

جماعت احمدیہ کے متعلق حکومت پنجاب کے بعض حکام کا رویہ

چین کے ایک با اثر اخبار میں دلچسپ تبصرہ

کینٹن (چین) کے ایک موقر روزنامہ "دی کینٹن ڈیلی سن" (The Canton Daily Sun.) کی ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں ایک دلچسپ مراسلہ شائع ہوا ہے۔ جس میں حکومت پنجاب کے بعض حکام کے اس رویہ کا ذکر کرتے ہوئے جو کچھ عرصہ سے انہوں نے جماعت احمدیہ کے متعلق اختیار کر رکھا ہے۔ جماعت احمدیہ کے حالات بھی بیان کئے ہیں۔ اس مضمون کا ترجمہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے تاریخی حالات کا تذکرہ کر دینا غیر مناسب نہ ہو گا۔ اس جماعت کے بانی احمد قادیانی تھے۔ اور ان کا دعوےٰ مسیح موعود۔ مہدی اور کرشن اوتار ہونے کا ہے۔ انہوں نے عالمگیر اخوت و برادری کے اصول پر بہت زور دیا ہے۔ اور مذہبی عقائد کی ایک جہتی کو قائم کرنے کے لئے بہت جدوجہد کی ہے۔ اور مسلمانوں میں اس رجحان کی کہ کسی غیر مسلم حکومت کی اطاعت ان کے لئے ضروری نہیں بسخت مذمت کی ہے۔ دوسرے مسلمانوں نے جو ایک ایسے خونی مہدی کے منتظر ہیں جس نے ان کے نزدیک تمام کافروں کو موت کے گھاٹ اتارنا ہے ان کی شدید مخالفت کی۔ اس مخالفت کے باوجود جماعت احمدیہ ترقی کرتی گئی۔ اور آج یہ کیفیت ہے۔ کہ احمد (علیہ السلام) کے پیرو نہ صرف ہندوستان میں لاکھوں کی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ بلکہ اطراف و اکناف عالم میں بھی پھیلے ہوئے ہیں۔ احمدیوں کے عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ ہے کہ ملک کے قانون کی پوری پوری اطاعت کرنی چاہیئے۔ ہندوستان میں رولٹ ایکٹ ایجی ٹیشن۔ تحریک عدم تعاون اور کانگرس کی شورش کے زمانوں میں جماعت احمدیہ نے پورے جوش اور سرگرمی سے گورنمنٹ کی تائید کی۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اس قسم کی سرگرمیوں سے شمالی ہند کے مسلمانوں کو علیحدہ رکھنے والی زیادہ تر یہی جماعت تھی۔ خلیفۃ المسیح جو اس جماعت کے امام ہیں۔ اور جنہیں ان کے پیرو اپنا روحانی پیشوا الیقین کرتے ہیں۔ اس وقت واحد مسلمان لیڈر تھے۔ جنہوں نے نہرو رپورٹ اور کانگرس کے عام رویہ کے خلاف مسلمانوں کے افکار کو منظم کرنے میں سب سے پہلے کامیاب قدم اٹھایا۔

تھوڑے عرصہ سے مسلمانوں کے ایک گروہ نے جو اپنے آپکو احرار کہتے ہیں اور جنہوں نے کانگرس کے ساتھ پکٹنگ میں بھی حصہ لیا تھا۔ یہ محسوس کرنا شروع کیا ہے۔ کہ ان کے لئے منفعت بخش تجارت اور طلب زر کا اعلےٰ ذریعہ یہی ہے کہ احمدیوں کے خلاف مہم جاری کی جائے۔ چنانچہ اسی مقصد کے پیش نظر انہوں نے سر چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کے جو احمدی ہیں وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں تقرر کے خلاف مسلمانوں کے جذبات کو برانگیختہ کرنے کی کوشش کی۔ ایسی سی ذہنیت رکھنے والے پنجاب کے بعض افسروں کے مشورہ پر احرار نے آن واحد میں قانون کے پابند معاون حکومت ہونے کا چولہ پہن لیا۔ اور آزادانہ طور پر احمدیوں کے خلاف شدید دشنام طرازی اور ایذادہی کی مہم شروع کر دی ہز ایکسی لنسی سر ہربرٹ ایمرسن گورنر پنجاب کی حکومت نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ اس معاملہ میں خاموش رہنے کی پالیسی مسلمانوں کی اکثریت کو خوش کرنے اور شمالی ہند میں گورنمنٹ کی پوزیشن کے استحکام کے لئے دانشمندانہ پالیسی ہو گی۔ جماعت احمدیہ کی شکایات کے متعلق خاموشی اختیار کر لی۔ لیکن اس طریق عمل سے جہاں جماعت احمدیہ کی ہمدردی جاتی رہی وہاں اس کا نتیجہ یہ بھی ہوا۔ کہ حکومت کے بعض افسروں کے رویہ نے عامۃ المسلمین کے دلوں میں بھی جو کہ اس وقت نہایت شد و مد سے احرار لیڈروں کے دام فریب کو تار تار کر رہے ہیں۔ حکومت کے متعلق شبہات پیدا کر دیئے۔

کانگرسی دوائر بلاشبہ خوش و خرم نظر آتے ہیں حکام کے رویہ کے مقابلہ میں احمدیوں کا ہندوستان بھر میں نیشنل لیگیں قائم کرنے اور کانگرس کے ساتھ اس شرط سے اشتراک عمل کرنے کا فیصلہ کہ مروجہ قانون کا ہر حالت میں احترام کیا جائیگا۔ کانگرس کے لئے مسرت آمیز حیرانی کا باعث ہوا ہے۔ احمدیوں کا دعوےٰ ہے کہ وہ کانگرس سے بھی زیادہ منظم ہیں۔ اور یہ بہت حد تک صحیح ہے۔ کانگرس کسی منظم مسلمان جماعت کا تعاون حاصل نہ کر سکنے کی وجہ سے اس وقت تک ہندوستان کے باشندوں میں یک جہتی قائم کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اگر احمدی جیسا کہ انہوں نے فیصلہ کیا ہے کانگرس کی صفوں میں شامل ہو جائیں۔ تو ہندوستان کی قومی آرزوؤں کی کشتی چند سال میں ہی ساحل مقصود تک پہنچ سکتی ہے۔ اگلے دن مجھے ایک احمدی نیشنلسٹ نے بتایا کہ اگر گورنمنٹ اس شدید توہین کی جو ہماری کی گئی ہے۔ تلافی بھی کرے تو بھی ہمارا قدم پیچھے نہیں ہٹے گا۔ جماعت احمدیہ کے خلیفہ اور امام بھی اس بات سے مطمئن معلوم ہوتے ہیں۔ کہ ان کی جماعت کو عام لوگوں کے دلوں سے یہ خیال کہ احمدی حکومت برطانیہ کے ایجنٹ ہیں دور کرنے کا موقعہ حاصل ہو گیا ہے۔ دوستانہ تعلقات کا انقطاع رونما ہو چکا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ چند سال کے عرصہ میں شمالی ہند میں حکام کی خودسرانہ حکومت اسی طرح ناکام ثابت ہو گی۔ جس طرح جنوبی ہند میں اسے ناکامی کا مونہہ دیکھنا پڑا ہے۔ بڑے بڑے کانگرسی لیڈروں کو اس امر کے متعلق گمان ہو گیا تھا۔ کہ شائد احمدی ان کے ساتھ سول نافرمانی کی مہموں میں شامل ہونے کے لئے بھی تیار ہو جائیں (سول نافرمانی سے اجتناب اور قانون کی پابندی کی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے چونکہ جماعت احمدیہ کو سخت تلقین کی ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ اس کے لئے تیار نہیں ہو سکتی۔ الفضل) جماعت احمدیہ کے امام نے ایک اعلان میں اس سوال کو غیر معین اور بحث طلب قرار دیا ہے۔ تاہم اس میں امید کی جھلک نظر آتی ہے۔ اپنی جماعت کو قانون کی پابند رہنے کی نصیحت کرتے ہوئے خلیفۃ المسیح نے کہا "جہاں جرم اور معصومیت کے درمیان حد فاصل قائم کرنے کا معاملہ تشریح طلب ہو۔ وہاں کوئی شخص دیدہ دانستہ نافرمانی یا قانون شکنی کا مرتکب نہیں سمجھا جا سکتا۔" (معلوم ہوتا ہے۔ یہ مفہوم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶ اگست ۱۹۳۵ء سے اخذ کیا گیا ہے۔ حضور کے اصل الفاظ یہ ہیں۔ "بے شک یہ نہایت ہی ضروری امر ہے کہ شریعت کی پابندی اور قانون وقت کی اطاعت ہمیشہ ملحوظ رکھی جائے۔ مگر یہ بات دوستوں کو سمجھ لینی چاہیئے کہ قانون شکنی کے وہ معنی نہیں۔ جو عام طور پر سمجھے جاتے ہیں۔ درحقیقت قانون کے دو حصے ہوتے ہیں ایک قانون ساری شقوں پر حاوی ہوتا ہے۔ اور ایک قانون مجمل ہوتا ہے۔ اس کی تشریح لوگوں پر چھوڑ دی جاتی ہے۔ مثلاً ایک قانون تو یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ کہتی ہے کہ قتل مت کرو۔ یا چوری نہ کرو۔ یہ واضح بات ہے جس میں کسی تشریح کی ضرورت نہیں لیکن بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں۔ جن میں گورنمنٹ خود فرق کرتی ہے۔ اور ان کے متعلق ججوں میں اختلاف ہو جاتا ہے۔ مثلاً وہ کہدیتی ہے کہ کوئی قوم کسی قوم کی مذہبی دل آزاری نہ کرے۔ ہاں ایک دوسرے کا رد کرنے کا ہر ایک کو اختیار ہے۔ جو دل آزاری کرے گا ہم اسے پکڑ لیں گے۔ گویا ایک ہی فعل کے دو حصے کر دیئے گئے ہیں۔ ایک حصہ جائز ہے اور ایک حصہ ناجائز۔ درمیان میں کوئی حد فاصل ایسی نہیں کہ جس کا ہر شخص کو قطعی طور پر علم ہو سکے۔ بالکل ممکن ہے کہ ایک شخص جوش کی حالت میں درمیانی لکیر کو پھاند جائے۔ اور اسے محسوس نہ ہو۔ اور وہ یہی یقین کرے۔ کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں۔ جائز طور پر کر رہا ہوں۔ ایسی حالت میں اس کا فعل قانون کے خلاف تو ہو جاتا ہے۔ مگر قانون شکنی نہیں کہلا سکتا۔ وہ سزا کا مستحق بھی ہو جاتا ہے۔ مگر قانون شکن نہیں کہلاتا" (الفضل)

حضرت خلیفۃ المسیح نے حکومت سے جماعت احمدیہ کی شکایات کے متعلق ایک آزاد تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ نیز کہا ہے "کہ ہم نہیں چاہتے کہ ہمارا طریق عمل پوشیدہ رہے۔" مگر امید نہیں کہ حکومت پنجاب اس چیلنج کو قبول کرنے کی جرأت کرے۔ احمدیوں نے ایک وسیع پروگرام مرتب کیا ہے۔ اگر پنجاب کے بعض حکام کے ناروا رویہ کی تحقیقات کے متعلق ان کا مطالبہ حکومت ہند نے بھی مسترد کر دیا۔ تو وہ ہز میجسٹی ملک معظم کی حکومت سے اپیل کریں گے۔ اگر وہاں بھی شنوائی نہ ہوئی۔ تو وہ اپنا معاملہ تمام برطانوی قوم کے سامنے رکھیں گے۔ اگر برطانوی قوم نے بھی ان احکام کے رویہ کو حق بجانب قرار دیا۔ تو اس صورت میں وہ اس معاملہ کو تمام مہذب دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔

کانگرس اس صورت حالات میں اپنے مفاد کی کامیابی تصور کرتی ہے۔ اور اگرچہ کانگرس اس معاملہ میں احمدیوں کے ساتھ خالص ہمدردی محسوس کرتے ہیں۔ لیکن ان کی خواہش ہے۔ کہ وہ Bureaucracy (حکام کی حکومت خودسرانہ) سے اور زیادہ دور ہو جائیں کیونکہ اس حالت میں ان کا ہر قدم انہیں کانگرس کے قریب تر لانے کا موجب ہو گا۔ عجیب اتفاق ہے

مکتوب جاپان بذریعہ ہوائی ڈاک

جاپان کی ایک درسگاہ

ہندوستان اور دیگر ممالک سے متعلق اہم اور ضروری امور کی نمائش

(الفضل کے خاص نامہ نگار مقیم کوبے کے قلم سے)

چند دن ہوئے مجھے ایک درسگاہ دیکھنے کا موقع ملا۔ جو ہندوستان کے لحاظ سے ہائی سکول کے درجہ کی ہے مڈل پاس کرنے کے بعد طالبعلم اس میں داخل ہوتے ہیں اور تین سال کا کورس ختم کر کے چاہیں تو یونیورسٹی میں داخل ہو جائیں۔ اور چاہیں تو کسب معاش اور دنیا کی دوسری کشمکشوں میں الجھ جائیں۔

یہ درسگاہ اپنی بنیاد کے لحاظ سے ایک امریکن (غالباً مشنری) کی مرہون منت ہے۔ آج سے ۴۴ سال قبل معرض وجود میں آئی اور اس وقت جاپان کی کامیاب درسگاہوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس میں دو قسم کا کورس ہے۔ ادبی اور تجارتی ادبی شعبے میں زبانیں پڑھائی جاتی ہیں۔ اور تجارتی شعبے میں وہ مضامین جو تجارت کیلئے ضروری ہیں۔ مثلاً خط و کتابت حساب بہی کھاتے وغیرہ کا رکھنا۔ تجارتی جغرافیہ دنیا کی تجارت کی مختصر سی تاریخ۔ وہ بین الاقوامی قوانین جو بین الاقوامی تجارت سے متعلق ہیں۔ اور معمولی سی واقفیت علم الاخلاق کی ابتدائی باتوں کی۔ مضامین اختیار کرنے میں طالب علم کا انتخاب کا بھی موقعہ ہے۔ اس درسگاہ میں سائنس اور انجنیرنگ کا انتظام نہیں۔

جس دن مجھے یہ درسگاہ دیکھنے کا موقعہ ملا۔ وہ اس کی چھیالیسویں سالگرہ کا دن تھا جس کی خوشی میں درسگاہ میں بڑی دھوم دھام سے مختلف قسم کے کھیلیں اور نمائشیں ہو رہی تھیں کھیلوں میں جاپانی کشتی بھی تھی۔ مگر جو چیز کہ میرے لئے زیادہ دلچسپی کا موجب بنی۔ وہ اس کی چھوٹی چھوٹی مختلف نمائشیں تھیں۔ ایک نمائش ان میں سے بین الاقوامی تجارت اور سیاسیات کے متعلق تھی۔ اس میں وہ اشیاء بھی تھیں۔ جو جاپان دساور کو بھیجتا ہے۔ اور وہ اشیاء بھی تھیں۔ جو جاپان باہر سے خریدتا ہے۔ چنانچہ اسی کمرہ میں بہت سی ہندوستانی چیزیں مجھے نظر آئیں۔ ایک جگہ کانگریس کا جھنڈا بھی رکھا تھا۔ جس پر چرخے کی تصویر تھی۔ ممکن ہے یہ میرے قلبی تاثرات کا ہی نتیجہ ہو مگر مجھے ایسا معلوم دیتا تھا۔ کہ چرخہ اور جھنڈا اور خود وہ ملک جس کی طرف یہ چیزیں منسوب ہیں۔ سب خاموش اور مردہ ہیں۔ نہ مجھے چرخے میں سے گونج نکلتی سنائی دی اور نہ جھنڈے میں جان نظر آئی۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ اس نمائش کا جو سیاسی پہلو تھا۔ وہ از حد دلچسپ اور مفید معلومات اپنے اندر لئے ہوئے تھا۔ اس میں مختلف ملکوں کے نقشے تھے۔ جو مختلف امور پر روشنی ڈالتے تھے۔ اور بہت سے اسی قسم کے چارٹس تھے۔ مثلاً ایک بڑا نقشہ چین کا تھا جس میں یہ دکھایا گیا تھا۔ کہ غیر اقوام نے تجارت وغیرہ کے رنگ میں کس کس قدر روپیہ چین میں لگایا ہوا ہے۔ یعنی برطانیہ نے کتنا۔ فرانس نے کتنا۔ اور جاپان نے کتنا۔ جرمنی اور روس اور امریکہ وغیرہ دوسری اقوام نے کتنا پھر یہ روپیہ کس کس قوم نے چین کے کس کس علاقہ میں لگایا ہوا ہے۔ نقشہ نہایت واضح اور آسانی سے سمجھ میں آنیوالا تھا۔ ایک چارٹ ایسا تھا۔ جس سے فلپائن کی دنیا کے ساتھ جو تجارت ہے۔ اس کا پتہ ملتا تھا۔ مثلاً وہ کس ملک سے زیادہ خریدتا ہے۔ اور کیا۔ اور کس ملک کے ہاتھ مال زیادہ بیچتا ہے۔ اور کیا؟ ایک دوسرے نقشہ سے ان حقوق پر روشنی پڑتی تھی۔ جو جاپانیوں کو جزائر فلپائن میں حاصل ہیں۔ فلپائن کے متعلق ایک اور اہم چارٹ اس امر پر مشتمل بھی تھا۔ کہ فلپائن کے نئے آزاد طرز حکومت کا طریق اور موٹے موٹے اصول کیا ہیں۔ ایک نقشے سے یہ پتہ لگتا تھا۔ کہ برازیل میں روئی کی پیداوار کا کیا رنگ ہے۔ ایک سے برازیل کے قہوے کی تجارت کا حال منکشف ہوتا تھا۔ ایک چارٹ سے یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ سنہ ۱۸۲۰ء سے ۱۹۳۱ء تک کتنے جاپانی کس کس سال میں برازیل میں جا کر آباد ہوئے۔ ایک چارٹ یہ بتاتا تھا۔ کہ جاپان کے کون کونسے علاقوں سے کتنے کتنے جاپانی باہر گئے۔ ایک چارٹ یہ بتاتا تھا۔ کہ جو جاپانی اپنے مادر وطن کو چھوڑ کر کسی غیر ملک میں اقامت پذیر ہونے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ ان کو کیا کرنا چاہئے۔ مثلاً حصول پاسپورٹ کی کوشش کس طرح کرنی چاہئے۔ کس سوسائٹی وغیرہ کو لکھنا چاہئے۔ کہ وہ مفید اور ضروری معلومات دے اور اگر جانیوالا غیر شادی شدہ ہے۔ اور بطور مزدور باہر جانا چاہتا ہے۔ تو کونسی سوسائٹی اسکو ضروری ٹریننگ دینے کا انتظام کر سکتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ ایک چارٹ سے برازیل کا درجہ حرارت نظر آتا۔ یعنی کونسا علاقہ کتنا گرم اور سرد ہے۔ ایک نقشہ سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ برازیل میں جو جاپانی آباد ہیں۔ وہ کس کس پیشہ کے ذریعہ اپنی روزی پیدا کرتے ہیں۔ ایک چارٹ سے یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ جاپان سے کون کونسی چیزیں برازیل کو جاتی ہیں۔ اس جگہ ضمناً یہ ذکر کر دینا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ یہاں کوشش مسلسل اور منظم کوشش ہو رہی ہے۔ کہ برازیل کے قہوہ کی زیادہ سے زیادہ مانگ جاپان میں پوری کی جائے

یہ نقشہ جات اور چارٹس جو میں نے اس چھوٹی سی نمائش گاہ میں دیکھے اور جن کا مختصر ذکر میں اوپر کر آیا ہوں۔ ان کی وضاحت یا اہمیت کے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں

اس درس گاہ کی سالگرہ کا دن ہونے کی وجہ سے اس سے مستفید ہونے والے طالب علموں کے والدین۔ بہن۔ بھائی۔ خویش و اقارب دوستوں اور ملنے والوں کا بڑا ہجوم اور میلہ تھا۔ تماشائیوں میں جوان لڑکیاں اور عمر رسیدہ خواتین بھی بکثرت تھیں۔ مگر اکثر وں کا لباس جاپانی تھا۔ مرد زیادہ تر کوٹ پتلون پہنے اور ہیٹ لگائے ہوئے یا ننگے سر تھے۔ میرے جاپانی دوستوں نے مجھے بتایا۔ کہ اس دن کوئی بیس ہزار مرد عورت اور بچے سکول دیکھنے کے لئے دن کے مختلف وقتوں میں آئے ہوں گے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ جاپان میں محکمہ تعلیم کی پالیسی میں ایک بات یہ ہے۔ کہ طالب علموں کے والدین اور دیگر رشتہ داروں کو زیادہ سے زیادہ حد تک سکول کے ساتھ وابستہ رکھنے کی کوشش کی جائے۔ تاکہ ان کو معلوم ہو۔ کہ ان کے بچوں کا وقت سکول میں کس قسم کی فضاء میں اور کس قسم کے لوگوں کی صحبت میں گزرتا ہے۔

اس درسگاہ کی سالگرہ پر ہر سال جلسہ ہوتا ہے۔ مگر سال گزشتہ یہ جلسہ نہیں کیا گیا تھا۔ اور جس فنڈ سے اس سالانہ جلسہ کے اخراجات ادا کئے جاتے ہیں۔ طلباء نے اس سے تیرہ سو ین مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کے لئے دیئے تھے۔ میں نے سنا ہے۔ کہ کسی قدر مالی مدد اس درسگاہ کو اب بھی امریکہ سے ملتی ہے۔ مگر عنقریب یہ بند کر دی جائیگی۔ اور درسگاہ جاپانی حکومت کے شعبہ تعلیم کے زیر انتظام آ جائے گی۔

اس درس گاہ کی سیاسی معاملات کے متعلق نمائش جس کی بعض تفاصیل کا میں نے ذکر کیا ہے۔ اس کے متعلق دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ وہ سکول کے طلباء کی ایک سوسائٹی کی تیار کردہ ہے۔ جس کا نام بین الاقوامی سوسائٹی ہے۔ میں نے اس سوسائٹی کے صدر سے جس کی تجاویز اور نگرانی میں یہ نمائش تیار کی گئی۔ ملنے کی خواہش کی۔ تو میرا ایک جاپانی دوست اس کو بلا لایا۔ مگر افسوس کہ وہ انگریزی نہیں جانتا تھا۔ اس لئے میں کچھ بات نہ کر سکا سوائے اس کے کہ اپنے جاپانی دوست کو بطور مترجم کام میں لاتے ہوئے میں نے اس کی قابلیت کی داد دی۔ یہ جاپانی نوجوان باوجود اس درجہ زیرک اور معاملہ فہم ہونے کے دیکھنے میں بہت ہی سادہ تھا۔ اس میں وہ ظاہری آن بان اور بھڑک بالکل نہ تھی۔ جو ہندوستان کے ہوشیار طالب علموں میں میں نے دیکھی ہے۔ اور جس کو بعض لوگ غلط طور پر Smartness کے مفہوم میں لاتے اور پسندیدہ خصلت سمجھ لیتے ہیں۔

اس نمائش میں ہندوستان کے متعلق قابل ذکر ایک بات یہ تھی۔ کہ اس میں ایک نقشہ تھا۔ جس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہندوستان کے کس کس حصے کے باشندوں میں کس کس قسم کی صلاحیت ہے۔ اس میں دکھایا گیا تھا۔ کہ شمال مغربی سرحدی صوبہ اور پنجاب اور اضلاع متحدہ کے لوگوں میں جنگ جوئی اور فوجی خدمات کی صلاحیت ہے۔ بنگال میں سیاسی شورش پیدا کرنے کی قابلیت۔ اور سیاسیات سے دلچسپی ہے۔ مدراس میں قانون دانی کا مادہ ہے۔ اور علاقہ بمبئی کاٹھیاواڑ وغیرہ میں تجارت کی طرف میلان اور اس کام کی استعداد ہے۔

ایک نمائش اشتہارات کی تھی۔ اس کمرے میں ہندوستان کے متعلق بھی اشتہارات تھے۔ وہ اشتہارات جو ہندوستان کے ریلوے سٹیشنوں پر آج کل بہت لگے ہوتے ہیں۔ جس میں ہندوستان کے کسی شہر یا پہاڑ کا خوبصورت نظارہ دکھا کر سیاحوں کو ہندوستان دیکھنے کی ترغیب ہوتی ہے۔ مگر جرمنی کے متعلق اس قسم کے اشتہار بہت زیادہ تھے۔

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۹ نومبر ۳۵ء کے صفحہ ۲ پر "پراونشل مسلم لیگ صوبہ سندھ کراچی" کے زیر عنوان جو نوٹ شائع ہوا ہے اس میں صوبہ سرحد کا لفظ غلطی سے لکھا گیا ہے۔ اصل میں صوبہ سندھ

ضرورت رشتہ

ایک اٹھارہ سالہ شریف خاندان کی کنواری لڑکی کے لئے رشتہ درکار ہے۔ جو قرآن شریف و معمولی اردو پڑھی ہوئی اور امور خانہ داری سے واقف ہے۔ لڑکا کنوارا صاحب حیثیت برسر روزگار اور شریف خاندان سے تعلق رکھتا ہو۔

خط و کتابت

م۔ ش۔ معرفت مینجر صاحب اخبار الفضل۔ قادیان ہو۔

متعدد تکلیف دہ امراض کے لئے

عرق نور (رجسٹرڈ)

اپنی حیرت انگیز زود اثری کے باعث حد درجہ مقبول ہو چکا ہے۔ اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز کو بڑھی ہوئی تلی ضعف جگر یا معدہ کمی بھوک۔ کمزوری مثانہ۔ یرقان۔ دائمی قبض پرانا بخار یا پرانی کھانسی جیسے امراض سے تکلیف ہو۔ تو اس کے لئے **عرق نور اکسیر اعظم ثابت ہوگا!** عورتوں کی تمام پوشیدہ امراض خصوصاً بانجھ پن اور اٹھرا کے لئے مجرب المجرب دوا ہے۔ ماہواری خرابی قلت خون اور درد کو دور کر کے رحم کو قابل تولید بناتا ہے۔ مصفی خون ہونے کے علاوہ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی یا پیکٹ ۱۲ مکمل خوراک ۲ سیٹے علاوہ محصول ڈاک

دیگر ادویات کی فہرست مفت طلب فرمائیں۔

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز۔ عرق نور۔ قادیان۔ (پنجاب)

امرت دھارا

بیماری تکلیف تشویش اور خرچ سے بچاتی ہے ہمیشہ پاس رکھو!

نقالوں کے دھوکہ سے بچو۔ ہمیشہ پنڈت ٹھاکردت شرما دیدکی اصلی امرت دھارا خریدو۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ نمونہ صرف ۸/

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امرت مفت منگوا دیں!

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ:۔ امرت دھارا ۱۲۵ لاہور

تپ دق

دق پھیپھڑے کی ہو یا آنتوں کی۔ ابتدائی درجہ میں ہو۔ یا آخری سٹیج میں۔ کندن سے صحت اور نئی زندگی حاصل ہو سکتی ہے۔ تفصیلی حالات کے لئے اس کا لٹریچر مفت منگا کر پڑھیے۔

پتہ

کندن کیمیکل ورکس نئی دھلی

اکسیر فتق

پانی اتر آیا ہو۔ لحمی یا شحمی کسی قسم کا ہو۔ اس دوا کے لگانے سے بذریعہ پسینہ اصلی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ بڑے سے بڑے فتق حد اعتدال پر آکر صحت ہو جاتی ہے۔ اور آئندہ پھر یہ مرض نہیں ہوتا ہے۔ آپ اپریشن کی زحمت کیوں اٹھاتے ہیں۔ فوراً اس دوا کا استعمال کیجئے۔ اسی طرح آنت اترنے کو بھی روک دیتی ہے۔ قیمت تین روپیہ ؁

اکسیر ذیابیطس } وہ لوگ جن کو دم بدم پیشاب آتا ہے۔ اور پیشاب میں شکر آتی ہے۔ جکی وجہ سے خواہ کیسی ہی عمدہ غذائیں کھائیں۔ بجائے کمزوری کے کوئی چارہ نہیں۔ انسان کو کمزور کرنے کے واسطے یہ مرض ایک قوی پہلوان ہے۔

ذیابیطس } کتنا ہی پرانا ہو۔ اس دوا سے ہمیشہ کے لئے دور ہو کر نیست و نابود ہو جاتا ہے جلد علاج کیجئے۔ اکسیر ذیابیطس سے ہزاروں مریض صحت یاب ہو چکے ہیں۔ قیمت تین روپیہ (سے) نوٹ :۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ **حکیم ثابت علی (عالم مثنوی مولانا روم) محمود نگر ۵ لکھنؤ**

رشتہ کی ضرورت

میرے دو لڑکے جو کہ خوبصورت اور تندرست اور مخلص احمدی ہیں۔ ایک نویں اور دوسرا دسویں جماعت میں تعلیم پا رہے ہیں۔ ان کی شادی کے لئے ایسی دو لڑکیوں کی ضرورت ہے۔ جو کہ خوبصورت اور تعلیم یافتہ بھی ہوں۔ ایک لڑکی کی عمر قریباً ۱۲ اور دوسری کی ۱۳ برس ہو۔ اور وہ لڑکیاں مبایعین اور مخلص احمدی کی ہوں۔ یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی آدمی کی وہ لڑکیاں ہوں۔

رضا صاحب، شیخ عبدالعلیم چیف سینٹری انسپکٹر محلہ ندبر بنارس کینٹ

حیرت انگیز

کبھی نہ ٹوٹنے والی اصلی پاکٹ واچ صرف دو روپیہ چھ آنہ میں

آپ اس گھڑی کی کم قیمت دیکھ کر اس کو گھٹیا نقلی یا بچوں کا کھلونا ہی خیال نہ فرمائیں۔ جیسا کہ آج کل ڈمی ٹوائے انفنٹ ہیوت وغیرہ۔ نقلی گھڑیوں کے اشتہارات بہت شائع ہو رہے ہیں۔ لیکن ہماری یہ اصلی پاکٹ واچ۔ ٹائم کی سچی۔ پرزے مضبوط۔ کبھی نہ ٹوٹنے والا شیشہ گارنٹی ۵ سال۔ قیمت صرف دو روپے چھ آنہ ۔ ۲/۶

رسٹ واچ } چال کی عمدہ۔ خوبصورت۔ ٹائم ٹھیک۔ نہایت مضبوط۔ گارنٹی ۱۰ سال عہ انگل کیس قیمت پانچ روپیہ آٹھ آنہ ۵/۸۔ سنہری فینسی دلفریب چمکدار۔ قیمت صرف چھ روپے ۔/۶ نوٹ :۔ اگر مال عمدہ اصلی ثابت نہ ہو۔ تو پورے دام واپس کی شرط!

دھلی واچ کمپنی۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵ دھلی

پتے جلد درست کرالیں مقامی عہدیداران مال کے پتوں کی چٹیں نئی لکھی جانیوالی ہیں۔ اگر کسی سکرٹری مال یا محاسب کا پتہ قابل اصلاح ہو۔ تو براہ مہربانی صحیح پتہ سے اطلاع دیں نیز عہدیداران اس امر کا خیال رکھیں کہ اگر وہ اپنے عہدہ سے تبدیل ہو جائیں۔ یا پتہ میں تبدیلی واقع ہو جائے۔ تو فوراً دفتر بیت المال میں اطلاع دیکر پتے درست کرالیں۔ ناظر بیت المال قادیان

انڈین ڈائرکٹری

۱۹۳۶ء کی نئی اردو ایڈیشن جس میں ہزارہا ہندوستانی تاجروں۔ کارخانہ داروں، سوداگروں اور مینوفیکچروں کے مکمل ایڈریس معہ کاروباری تفصیل بہترین اور کارآمد تجارتی معلومات مشہور شہروں اور تمام ریاستوں کے مکمل گائیڈ۔ بے شمار تاریخی۔ اور جغرافیکل مضامین کے علاوہ ممالک غیر کے پتہ جات درج کئے گئے ہیں۔ کاروباری دنیا خصوصاً ایجنسیوں مینوفیکچروں اور اشتہار بازوں کے لئے یہ کتاب ازحد مفید کارآمد اور دلچسپ ثابت ہوگی۔ بڑے سائز کے ۲۰۰ صفحے مجلد قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہر خریدار کو ایک سال کے لئے رسالہ رہنمائے تجارت مفت ارسال کیا جائے گا۔ منگوانیکا پتہ:۔

مینجر ڈائرکٹر پبلشنگ بیورو قیصری باغ روڈ امرتسر

---

(۱) مسٹر اقبال محمد خانصاحب اوورسیئر انچارج اپر ایریز روڈ بیری اجمیر لکھتے ہیں۔ میں نے مسکوبین استعمال کی ہے۔ میں اب بلا تھکاوٹ زیادہ دماغی کام کرسکتا ہوں میں نے اس کو قوتِ مردانہ اور قوتِ حافظہ کے لئے خاص طور پر مفید پایا ہے۔ نہایت عجیب بات یہ ہے۔ کہ قلیل عرصہ کے استعمال سے میرا وزن چار پونڈ بڑھ گیا ہے۔ برائے مہربانی ۳۰ گولیاں جلدی بذریعہ وی پی ارسال کریں۔

۲۔ سید ریاض حسین صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی اوکاڑہ۔ ضلع منٹگمری تحریر فرماتے ہیں۔ آپ کی دوائی مسکوبین نے مجھے بہت ہی فائدہ دیا ہے۔ برائے مہربانی ۹۰ گولیاں اور بذریعہ وی پی ارسال کریں۔

۳۔ مسٹر ابراہیم صاحب ہیڈ کلرک ایل۔ بی رابرٹس صاحب ایم۔ اے بیرسٹرایٹ لاء رنگون لکھتے ہیں۔ میں خوشی کے ساتھ آپ کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ مدت سے اعصابی کمزوری دائمی قبض اور کمزوری حافظہ میں مبتلا تھا۔ جب سے یہ حیرت انگیز دوائی استعمال کی تمام خرابیاں غائب ہوگئیں۔ اگر آپ کے بھی قوائے جسمانی اور دماغی کسی وجہ سے کمزور ہوگئے ہیں۔ یا چہرہ بے رونق ہوگیا ہو۔ بھوک نہ لگتی ہو۔ غذا اور دودھ وغیرہ ہضم نہ ہوسکتا ہو۔ یا مثانہ کمزور ہو کر سرعت کا مرض ہو۔ یا غدہ قدامیہ کمزور ہو کہ بار بار پیشاب ستاتا ہو۔ حافظہ اور فہم جاتا رہا ہو۔ تو اس کو استعمال کرکے زندگی کا لطف اٹھائیں۔ اور ہماری محنت کی داد دیں۔

مسکوبین
ایشیائی ٹانک پلز
قیمت ایک ہفتہ عہ
مکمل خوراک چھ روپیہ
بلامحصول ڈاک

مینجر سادات دوائی خانہ۔ قادیان۔ محلہ دار العلوم

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نور الدین صاحب شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں۔ جو نہایت کارآمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائے گا۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان (پنجاب)

"اونٹ مارکہ" جرابیں بذریعہ ڈاک طلب کریں!

چونکہ اس وقت تک تمام شہروں میں ایجنسیاں قائم نہیں کی جاسکیں۔ جس کی وجہ سے اکثر احباب کو اپنے کارخانہ کی جرابیں خریدنے میں دقت محسوس ہورہی ہے۔ اور اس کے متعلق دفتر میں پیہم استفسارات موصول ہورہے ہیں۔ لہٰذا احباب کی سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جس جگہ ہماری جرابیں دستیاب نہ ہوتی ہوں۔ وہاں کے دوست کارخانہ سے براہ راست طلب فرمائیں ایسے آرڈر جن کی مالیت کم از کم آٹھ روپیہ کی ہوگی۔ کارخانہ بذریعہ وی پی تعمیل کرے گا۔ خرچ ڈاک آپ کے ذمہ نہیں ہوگا۔ اس طرح سے اصل نرخ پر آپ کو اپنے گھر میں جرابیں مل سکیں گی۔ دوست اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور فوراً حسب ضرورت آرڈر بھجوادیں۔ قیمتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۳؍، ۴؍، ۵؍، ۶؍ فی جوڑہ سادہ لُسر ؛ ۱۲؍ فی جوڑہ سادہ اون۔ ؛ ۷؍ فی جوڑہ فینسی لُسر ؛

یہ قیمتیں ۹½ سائز سے لے کر ۱۱ سائز تک کی ہیں۔ چھوٹے ناپ کی جرابیں اس سے کم قیمت میں ملتی ہیں۔ مفصل نرخ نامہ آج ہی کمپنی سے طلب فرمائیں۔

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

لنڈن ۳ر دسمبر۔ آج صبح ہز مجسٹی ملک معظم کی عدم موجودگی میں لارڈز کمشنروں نے جدید پارلیمنٹ کا افتتاح کیا۔ لارڈ چانسلر نے ملک معظم کی لکھی ہوئی تقریر پڑھکر سنائی جس میں ملک معظم کی طرف سے پارلیمنٹ کو بنفس نفیس مخاطب نہ کر سکنے کی وجہ سے اظہار افسوس تھا۔ ملک معظم اس وجہ سے پارلیمنٹ کا افتتاح نہیں کر سکے۔ کہ ان کی ہمشیرہ شہزادی وکٹوریہ کا آج انتقال ہوگیا۔ اور یہی وجہ تھی۔ کہ پارلیمنٹ کا افتتاح بھی سنجیدگی سے کیا گیا۔

لاہور ۳ر دسمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک اور اعلان جاری کیا ہے۔ جس میں دفعہ ۱۴۴ کے اختیارات کے ماتحت لاہور کی میونسپل حدود کے اندر بازاروں اور پبلک مقامات میں کسی قسم کا اسلحہ مثلاً بندوق۔ چاقو۔ تلوار کرپان۔ لاٹھی یا اور کوئی ہتھیار لیکر پھرنے کی دو ماہ کے لئے ممانعت کی ہے۔ میں اس کے متعلق ہر خاص و عام کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ یہ حکم جاری ہے۔ اور جاری رہے گا تا وقتیکہ اسے واپس نہ لے لیا جائے۔ یا اس کی میعاد نہ ختم ہو جائے۔ اسی حکم میں ان چاقوؤں اور کرپانوں کو لے کر پھرنے کی ممانعت ہے جو بطور ہتھیار استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ اس میں وہ چاقو یا کرپان شامل نہیں۔ جو ہتھیار کے طور پر استعمال نہیں ہو سکتے۔

ناگپور ۳ر دسمبر۔ ایک کمیونک مظہر ہے آج انڈین ڈی لمیٹیشن کمیٹی نے صوبجات متوسط کی ڈی لمیٹیشن کمیٹی سے تبادلہ خیالات کیا۔ اور صوبہ کے حلقہ ہائے انتخاب کے متعلق بحث و تمحیص کی۔

نئی دہلی ۳ر دسمبر۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس ۱۷ر فروری کو منعقد ہوگا۔ اسی روز اسمبلی کے دونوں ایوانوں میں ریلوے بجٹ پیش کیا جائے گا۔

لاہور ۳ر دسمبر۔ آج شہر میں امن و سکون رہا۔ بازار سوتی پانڈہ میں خشت باری ہوئی۔ دہلی دروازہ۔ اکبری منڈی۔ کشمیری بازار اور ڈبی بازار کی دوکانیں کھل گئی ہیں۔ جن جن مقامات میں قتل یا فسادات کی وارداتیں ہوئی تھیں۔ وہاں پولیس کا زبردست پہرہ جاری ہے۔ ایڈیشنل پولیس دیسی اور گورہ فوج شہر میں گشت لگا رہی ہے۔ تلوار اور لاٹھیاں جن اشخاص کے پاس ہوتی ہے۔ چھین لی جاتی ہیں ایک مسلمان ریاض احمد جو فسادیں مجروح ہوا تھا۔ آج فوت ہو گیا۔ حکام کے اعلان کے بموجب شہر کے اندر کوئی جتھہ وغیرہ داخل نہیں ہو سکتا۔ ریلوے سٹیشن پر مسافروں کی گاڑی ہی میں تلاشی لے لی جاتی ہے۔ اور ان سے لاٹھی۔ کرپان وغیرہ چھین لی جاتی ہے۔

لاہور ۳ر دسمبر۔ آج شام پولیس نے لالہ ہرکشن لال۔ لالہ جیون لال گابا۔ لالہ دنی چند ڈاکٹر پرس رام جنرل مینجر بھارت انشورنس کمپنی کو زیر دفعہ ۴۰۹ تعزیرات ہند غبن کے الزام میں گرفتار کیا۔

عدیس آبابا ۳ر دسمبر۔ اطالوی سمالی لینڈ میں حبشی افواج نے جنگ شروع کر دی ہے اور ایک مقام انارہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب وہ آگے بڑھ رہی ہیں۔

جنیوا۔ ۳ر دسمبر۔ حکومت حبشہ نے لیگ آف نیشنز کو مطلع کیا ہے۔ کہ ہرار کی سول آبادی کو متوقع بمباری سے بچانے کے لئے تمام حبشی افواج اور سول آبادی کو حکم دے دیا گیا ہے۔ کہ ہرار کو خالی کر دیں۔

عدیس آبابا ۳ر دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اطالویوں نے گوراہی اور گرلاگوبی کو خالی کر دیا ہے۔

لنڈن ۳ر دسمبر۔ جنوبی محاذ پر حبشی افواج کی فتح اور اطالوی افواج کی پسپائی کی ایک دلچسپ خبر موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ رات کے وقت جھاڑیوں میں جانوروں کی کھڑکھڑاہٹ سے اطالوی دستوں کو خوف پیدا ہوا۔ اور انہوں نے سمجھا۔ کہ حبشی افواج شبخون مارنے والی ہیں۔ اس پر وہ سر پر پاؤں رکھکر بھاگ نکلے۔ اور بدحواس ہو کر میلوں تک بھاگتے چلے گئے۔ اس افراتفری میں اطالوی سپاہیوں نے ہتھیار بارود اور دیگر سامان راستے میں پھینک دیا۔

عدیس آبابا ۳ر دسمبر۔ اطالوی جرنیل گرزیانی کی افواج جو ڈگابر پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ ہوئی تھیں پسپا ہو گئی ہیں۔ جس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ حبشی افواج نے گرزیانی کی افواج کا دوسری فوجوں سے سلسلہ رسل و رسائل منقطع کر دیا۔

روما ۳ر دسمبر۔ اطالوی کابینہ نے البانیہ میں پٹرول صاف کرنے کا کارخانہ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے لئے ستر کروڑ لیرا بھی منظور کیا گیا ہے۔ یہ قدم پٹرول کی متوقع بندش کا مقابلہ کرنے کے لئے اٹھایا گیا ہے۔

قاہرہ۔ ۳ر دسمبر۔ آج مصر کے بہت سے طلباء نے لبرل پارٹی کے لیڈر کے خلاف مظاہرہ کیا۔ طلباء نے پولیس پر پتھر پھینکے۔ جس پر پولیس نے گولی چلا دی۔ اور طلباء منتشر ہو گئے۔

پشاور۔ ۳ر دسمبر۔ ڈپٹی کمشنر پشاور نے ضلع پشاور کی سڑکوں پر متعدد ڈاکوں کی وارداتوں کے پیش نظر مسافروں کو مطلع کیا ہے۔ کہ وہ شام سے پہلے پہلے منزل مقصود تک پہونچ جایا کریں۔ مسٹر لاٹمن اسسٹنٹ کمشنر چارسدہ کی بیوی کی کار پر فائر کرنے کے الزام میں چھ اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں

راولپنڈی ۳ر دسمبر۔ راولپنڈی کی مجلس احرار کے صدر اس کے بھائی اور مسلمانوں کی ایک پارٹی کے درمیان فساد ہو گیا جس میں بعض اشخاص کو خفیف ضربات آئیں

اسمارہ ۳ر دسمبر۔ مکالے کے قریب راس سیوم کی فوج اور اطالوی افواج میں زبردست تصادم ہو گیا۔ جس میں حبشی فوج کے پندرہ آدمی اور اطالوی افواج کے ۶ افراد ہلاک ہوئے۔

امرتسر ۳ر دسمبر۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے ارکان آج کرپانیں لگائے لاہور روانہ ہوئے۔ دریافت کرنے پر انہوں نے کہا۔ کہ وہ ہرگز اپنی کرپانیں پولیس کے حوالے نہیں کرینگے۔

لاہور ۳ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لالہ ہرکشن لال اور دیگر گرفتار شدگان ضمانت پر رہا کر دیئے گئے ہیں۔

کلکتہ ۳ر دسمبر۔ کلکتہ میں وائسرائے کی آمد کے سلسلہ میں پولیس نے زبردست احتیاطی تدابیر کی ہیں۔ چالیس نوجوانوں کی وائسرائے کے کلکتہ میں قیام کے دوران میں نقل و حرکت محدود کر دی گئی ہے۔

بنارس ۳ر دسمبر۔ مسٹر سری پرکاش ایم ایل۔ اے نے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ آئندہ کسی ہندوستانی افسر کو یا اس شخص کو جو گورنمنٹ ہند یا کسی صوبجاتی گورنمنٹ کے خزانہ سے تنخواہ لیتا ہو۔ اس کی ملازمت کے دوران میں کوئی اعزازی خطاب وغیرہ نہ دیا جائے۔

امرتسر ۳ر دسمبر۔ لاہور کے فسادات کے اثر کے ماتحت آج یہاں بھی ایک حملہ کی واردات ہوئی۔ پولیس حالات کو قابو میں رکھنے کے لئے زبردست انتظامات کر رہی ہے۔

عدیس آبابا ۳ر دسمبر۔ برطانی سفارت مقیم حبشہ نے ہندوستانیوں کو متنبہ کیا ہے۔ کہ حبشہ سے جانے والے ہندوستانیوں کو دوبارہ حبشہ آنے کے لئے کسی قسم کی سہولت مہیا نہیں کی جائے گی۔

لنڈن ۳ر دسمبر۔ آج کابینہ کے اجلاس میں اٹلی کے خلاف تیل کے متحدہ امتناع کے متعلق حکومت برطانیہ کی پالیسی پر غور و خوض کیا گیا۔ اور ایم لاوال کے مصالحتی اقدامات پر بھی تبادلہ خیالات کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ سائنور مسولینی کی کسی ایک تجویز پر جسے وہ پیش کرنا چاہیں۔ غور و خوض کرنے کو آمادہ ہے

طہران (بذریعہ ڈاک) ایران میں شادی کی عمر کی تعیین کے متعلق قانون جاری کر دیا گیا ہے۔ قانون کی تشریح یوں ہے۔ کہ شادی کے لئے لڑکے کی عمر پورے ۱۸ سال کی ہونی چاہئے اور لڑکی کی عمر اس سے دو سال کم ہونی چاہئے لیکن وہ والدین جو اس قانون کے خلاف عمل کے مرتکب ہونگے۔ اگر کوئی معقول وجہ پیش کر دینگے۔ تو ان کو معاف کر دیا جائیگا

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی